517

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۳۱ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۲۶ رجب ۱۳۵۹ ہجری | ۳۱ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۹۸

کیا غیر مبائعین کو مولوی محمد علی صاحب پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے

"پیغام صلح" نے "اسلام میں آزادی رائے اور آزادی ضمیر" کا یہ معیار پیش کیا تھا۔ کہ "خلفاء راشدین پر بھی ہر ایک مسلمان کو اعتراض کا حق حاصل تھا۔ مستند تاریخی واقعات شاہد ہیں۔ کہ لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمرؓ پر اعتراضات کئے۔ اور انہوں نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا"

مگر اس کے متعلق وہ نہ تو آج تک ہمارا یہ مطالبہ پورا کر سکا ہے۔ کہ جب بالفاظ "پیغام صلح" "خلفاء راشدین پر ہر ایک مسلمان کو اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا" اور اس کے نزدیک "یہ چیز اسلامی روایات کی گویا جان ہے" تو اس آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا ثبوت پیش کرنے والے صحابہ میں اس قدر کم لوگ کیوں پیدا ہوئے۔ کہ ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ یہ چیز جو گویا اسلامی روایات کی جان ہے صرف دو چار غیر معروف لوگوں تک ہی کیوں محدود رہی۔ اور صحابہ کبار میں اس کا کوئی ثبوت کیوں نہیں ملتا۔ پھر نہ "پیغام" ابھی تک اس سوال کا کوئی جواب دے سکا ہے۔ کہ جب غیر مبائعین کے نزدیک انبیاء و خلفاء اور ماموریں پر اعتراض کرنا اسلامی روایات کی گویا جان ہے۔ اور اس بات کا ہر مسلمان کو حق حاصل ہے تو کیا وہ ایسی فہرست ان اعتراضات کی پیش کر سکتا ہے۔ جو آج تک مولوی محمد علی صاحب پر غیر مبائعین نے کئے۔ اور مولوی صاحب نے بخندہ پیشانی ان کے جواب دیئے۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ غیر مبائعین میں بھی اسلامی روایات کی یہ جان پائی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ اور وہ اس حق سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ یا محض شور مچانا ہی جانتے ہیں۔

مطالبۂ اول کے متعلق تو "پیغام صلح" یہ کہکر ہتھیار ڈال چکا ہے۔ کہ "حضرت عمرؓ کے کرتے پر مجمع عام میں ایک بدوی نے اعتراض کیا"۔ گویا اس نے تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنے والا کوئی اعلیٰ پایہ کا صحابی اور علم دین سے واقف انسان نہ تھا۔ بلکہ ایک بدوی تھا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ وہ فعل جو ایک بدوی سے سرزد ہوا۔ اور جسے صحابہ کبار نے پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا کیونکہ ان میں سے کسی نے اسے اختیار نہ کیا۔ اس کی تقلید کرنا کوئی عمدہ بات نہیں ہے۔ لیکن مطالبۂ دوم کے متعلق کچھ عرصہ تو "پیغام صلح" بالکل دم بخود رہا۔ اور اب گرفت میں آ کر اس نے لکھا ہے:۔

"اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ پہلے ہمارا معاصر اصولی طور پر اس بحث کو ختم کرلے۔ جب اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ خلیفہ پر اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر ہو سکتے ہیں۔ تو کونسے لوگ اعتراض کر سکتے ہیں۔ خلیفہ کن حالات میں اور کس حد تک۔ ان کا جواب دینے کا پابند ہے۔ اگر پابند نہیں۔ تو کیوں۔ جناب خلیفہ قادیان نے اپنے مریدوں کو جو یہ دھمکی دی ہے۔ کہ مجھ پر سچے اعتراضات کرنے والا بھی تباہ ہو جائے گا۔ قرآن وسنت اور روایاتِ اسلامی کی روشنی میں اس کی کیا حیثیت ہے۔ جب یہ تمام باتیں طے ہو جائیں گی۔ تو ہم بڑے شوق اور بڑی خوشی سے "الفضل" کے اس مطالبہ کا جواب دیں گے"!

اس ایچا پیچی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ "پیغام صلح" کے لئے "الفضل" کے اس مطالبہ کا جواب دینا کتنا مشکل ہو رہا ہے۔ اور وہ کس طرح مختلف پہلوؤں میں گھسنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھلا جب وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ ہی نہیں مانتا۔ تو اسے اس بحث سے تعلق ہی کیا ہے۔ کہ "خلیفہ پر اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں"۔ اس بارے میں اس کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو واجب الاطاعت خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کافی ہے۔ کہ ہمارے نزدیک خلیفہ پر اعتراض کرنے کا کسی ایسے شخص کو حق حاصل نہیں۔ جو اسے خلیفہ مانتا ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہم غیر مبائعین کا اپنے "حضرت امیر" کے متعلق صرف یہ کہہ دینا کافی سمجھ لیں گے۔ کہ ان کے نزدیک "امیر پر اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں"۔ اگر نہیں۔ تو خلیفہ پر بدرجہ اولیٰ نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ہو سکتے ہیں تو پھر براہ مہربانی اتنا اور بتا دیا جائے۔ کہ کونسے لوگ اعتراضات کر سکتے ہیں۔ حضرت امیر کن حالات میں اور کس حد تک ان کا جواب دینے کے پابند ہیں۔ اگر پابند نہیں۔ تو کیوں؟ اگر ہیں۔ تو اس وقت تک ان پر کیا کیا اعتراضات کئے گئے۔ اور ان کے بخندہ پیشانی انہوں نے کیا جواب دیئے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۹ اگست آج تیسرے پہر برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے ناروے کے کنارہ پر تیل کے ذخیروں پر حملہ کیا اور آگ لگانے والے بم برسائے۔ جس سے تیل میں آگ لگ گئی۔ ایک کشتی اور سامان لے جانے والے جہازوں پر بھی بمباری کی گئی۔ اس کے بعد سب جہاز سلامتی کے ساتھ اپنے اڈوں پر واپس آگئے۔ لیبیا کی بندرگاہ ٹوبروک پر انگریزی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ یہاں کئی اطالوی جہاز کھڑے تھے جو انگریزی جہازوں کا نشانہ بن گئے۔ ایک اطالوی اڈے پر بھی بم برسائے گئے جس سے ایک عمارت بالکل ٹوٹ پھوٹ گئی۔

لنڈن ۲۹ اگست پیٹان کی گورنمنٹ نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ مشرقی افریقہ فرانسیسی علاقہ میں بغاوت پھیل گئی ہے مگر ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ باغیوں کا سر کچلنے کے لئے بالکل تیار ہے۔

لنڈن ۲۹ اگست آج برلن پر پھر تین گھنٹہ تک انگریزی ہوائی جہازوں نے بمباری کی اور کئی جگہ بموں سے آگ لگ گئی۔ جرمن تسلیم کرتے ہیں کہ اس حملہ کے نتیجہ میں دس جرمن مارے گئے اور بیس زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۹ اگست آج صبح کے بعد لنڈن سے کسی ہوائی حملہ کی خبر نہیں آئی۔ البتہ انگلستان اور ویلز کے علاقہ پر کچھ جہاز اڑتے دیکھے گئے۔ انہوں نے لنڈن پر تو کوئی بم نہیں گرایا البتہ ارد گرد کی بستیوں میں آگ لگانے والے بم گرائے جن سے بعض جگہ آگ لگ گئی۔ جو فوراً بجھا دی گئی۔

لنڈن ۲۹ اگست ہنگری کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ آج ویانا پہنچ گئے وہ اس کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں جو جرمنی اور اٹلی نے رومانیہ اور ہنگری میں مصالحت کرانے کے لئے منعقد کی ہے۔

لنڈن ۲۹ اگست آسٹریلیا کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے نیا انتخاب ۲۱ ستمبر کو ہوگا۔

شملہ ۲۹ اگست صوبجاتی حکومتوں کے نمائندوں اور گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے درمیان آج کانفرنس ہوئی۔ مدراس اڑیسہ اور سندھ کے سوا سب صوبجات کے نمائندے موجود تھے۔ بنگال کے ہوم منسٹر سر ناظم الدین بھی شملہ آئے ہوئے تھے لیکن آج شام وہ بمبئی جا رہے ہیں کیونکہ انہوں نے مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہونا ہے۔

کلکتہ ۲۹ اگست بنگال اسمبلی نے ایک ریزولیوشن میں گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ جتنے ایکڑ زمین میں پہلے پٹ سن کی کاشت کی جاتی تھی۔ اب اس سے آدھے یا تہائی علاقہ میں اسے بویا جائے۔ کیونکہ سن کا کافی ذخیرہ موجود ہے اور اب اس کی قیمت کے گر جانے کا احتمال ہے۔

دہلی ۲۹ اگست ریزرو بنک آف انڈیا کا تین کروڑ روپیہ کا سونا انگلینڈ میں جمع تھا جو اب اس نے واپس لے لیا ہے۔

بمبئی ۲۹ اگست گورنمنٹ بمبئی یہ تجویز کر رہی ہے کہ اتوار کے دن شراب کی دوکانیں بند رہیں۔ دوسرے ایام میں بھی اس کی فروخت پر بعض پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

بوڈاپسٹ ۲۸ اگست گذشتہ رات رومانیہ اور روس کی فوجوں میں زبردست تصادم ہوا کئی سو رومانوی اور روسی ہلاک ہوگئے۔ لڑائی روسی فوجوں کے بیسریبیا کی سرحد کو پار کرنے پر ہوئی۔ ایک روسی اور ایک رومانوی جہاز بھی گرایا گیا۔

شنگھائی ۲۸ اگست ہانگ کانگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہانگ کانگ اور فرانسیسی ہند چینی کے درمیان جہازوں کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے اور برطانوی جہازوں کو واپس بلا لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ اگست ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل کی لڑائی میں ۲۸ جرمن جہاز گرائے گئے۔ ۱۴ انگریزی جہاز بھی کام آئے۔

لنڈن ۲۹ اگست مارشل پیٹان کی صدارت میں فرانسیسی ہند چینی کی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آج ایک جلسہ ہوا۔ چین نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر جاپانی فوجوں نے فرانسیسی ہند چینی پر چڑھائی کی۔ تو چین کی فوجیں بھی دھاوا بول دیں گی۔

شملہ ۲۹ اگست ہندوستان لڑائی کے کاموں پر جو روپیہ خرچ کر رہا ہے آج اس کے متعلق شملہ سے ایک تفصیلی اعلان شائع ہوا۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اپریل اور مئی میں ہندوستان کی حفاظت کے کاموں پر ۱۰ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے خرچ کرنے پڑے۔ گذشتہ سال انہی مہینوں میں ۳ کروڑ ۳۶ لاکھ روپیہ کم خرچ ہوا تھا۔ ان مہینوں میں آمد اگرچہ زیادہ ہوئی ہے مگر خرچ اس قدر زیادہ ہوا ہے کہ آمد ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کم رہ گئی۔ سب سے زیادہ آمد ریلوے سے ہوئی ہے چنگی۔ انکم ٹیکس ڈاک اور تار کی آمد بھی بڑھ گئی ہے

لاہور ۲۹ اگست حصار کے ڈپٹی کمشنر نے وزیر اعظم پنجاب کو ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ کا چیک دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس سے ایک لڑنے والا ہوائی جہاز خرید ا جائے گا سر سکندر حیات کو جب یہ چیک دیا گیا تو انہوں نے کہا حصار نے سخت غریب ہوتے ہوئے اتنا روپیہ دے کر دوسروں کے لئے ایک نیک مثال قائم کی ہے

کلکتہ ۲۹ اگست کلکتہ میں بھنگیوں کی ہڑتال بدستور ہے شہر کی صفائی کا کام کچھ تو ان بھنگیوں سے لیا جا رہا ہے جنہوں نے ہڑتال نہیں کی اور کچھ نئے بھنگی بلوا لئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ اگست امریکہ کی سینٹ نے فوج کی جبری بھرتی کا بل پاس کر دیا ہے۔

بمبئی ۲۹ اگست بمبئی ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ گورنمنٹ بمبئی نشہ بندی کا قانون نافذ کرنے کا حق نہیں رکھتی اب اس کے خلاف گورنمنٹ بمبئی نے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کی ہوئی ہے

لاہور ۲۸ اگست آج شام کے سات بجے پیپلز بنک کے دفاتر میں ہولناک آگ لگ گئی۔ ابھی یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکا کہ نقصان کتنا ہوا مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہی کوئی رجسٹر یا ریکارڈ بچا ہو۔

ٹوکیو ۲۸ اگست سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جاپان اور چین کے درمیان صلح کی تمام شرائط طے ہو گئی

حفسم

بواسیر خونی ہو۔ یا بادی ہر ایک کے لئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس دوائی کے استعمال کرنے سے ستر سالہ پرانے مریضوں کو اللہ تعالٰے نے شفا بخشی ہے قیمت فی شیشی دو روپے

علاج درد گردہ
مجرب ادویہ

پیشاب کی ہر مرض کے لئے یہ دوائی اکسیر ہے درد گردہ و مثانہ میں پتھری اور پیشاب کے ساتھ خون یا پیپ کا آنا پیشاب کا رک رک کر آنا۔ یہ دوائی استعمال کرنے سے بفضل خدا پتھری پگھل کر آسانی سے خارج ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی چار روپیہ آٹھ آنہ للعہ

نوٹ:۔ ہر ایک قسم کے علاج اور تفصیلی حالات ایک آنہ کے ٹکٹ سے دریافت کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ دی بنگال ہومیو فارمیسی قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب "پیغام صلح" کا یہ دعوے ہے۔ کہ خلفائے راشدین پر بھی ہر مسلمان کو اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا۔ اور یہ چیز اسلامی روایات کی جان ہے۔ تو پھر اسے یہ بتانے میں کیا حجاب ہے کہ جس شخص کو غیر مبایعین نے "امیر" کا منصب عطا کر رکھا ہے۔ اس پر اعتراض کرنے کا انہیں حق حاصل ہے یا نہیں۔ اگر حاصل ہے تو آج تک اس کا استعمال کتنے مواقع پر کیا گیا۔ اگر حاصل نہیں تو کیوں؟ کیا امیر کا درجہ ان کے نزدیک خلفائے راشدین سے بھی بالا ہے۔

یہ ایک نہایت سادہ سوال ہے اور اس کا سادہ ہی جواب ہونا چاہیئے۔ مگر "پیغام صلح" کو چونکہ اس میں اپنی موت نظر آ رہی ہے۔ اس لئے وہ اسے ٹیڑھے سوال گھڑ کر پیش کر رہا ہے۔ حالانکہ جب ہم نے کہہ دیا۔ کہ وہ انسان جسے خدا تعالیٰ نبی کے بعد اس کی جماعت کی راہ نمائی کے لئے خلیفہ مقرر کرے۔ اس پر اعتراض کرنے والا حق بجانب نہیں ہو سکتا۔ تو پیغام کے تمام سوالات کا خاتمہ ہو گیا۔ پیغام صلح کو ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنا چاہیئے۔ اور ہمارے مطالبہ کے جواب میں جو عذرات لنگ وہ پیش کر رہا ہے۔ ان کی نامعقولیت محسوس کر کے اصل جواب کی طرف آنا چاہیئے۔ تا معلوم ہو سکے کہ جس آزادیٔ رائے اور حریت ضمیر کا وہ مدعی ہے۔ اس کا کوئی نام و نشان غیر مبایعین میں بھی مل سکتا ہے یا نہیں۔

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۹ ظہور ۱۳۱۹ھ ش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بخار زیادہ ہو جانے کی وجہ سے مغرب کے وقت تک زیادہ تکلیف رہی۔ لیکن اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار اتر گیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو درد گردہ سے تو افاقہ ہے۔ لیکن بخار کی شکایت ابھی باقی ہے۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال علیل ہے دعا کے صحت کی جائے۔

جناب سید محمد اسحاق صاحب کو تین چار دن سے دمہ کا شدید دورہ ہے جس کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری چنیوٹ سے واپس آ گئے ہیں۔

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کی نواسی امۃ المجیب بنت مرزا برکت علی صاحب آف آبادان بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اور ضعف و نقاہت کے باعث نڈھال ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

خدام الاحمدیہ

زمین و آسمان اپنی وسعت کے باوجود اور پہاڑ اپنے ثقل کے باوجود خدائی امانت اور خدائی شریعت سے خوف زدہ ہوئے۔ اور اس کے متحمل نہ ہو سکے۔ مگر انسان کے کندھوں پر یہ بوجھ رکھا گیا۔ اور اسے اس کا حامل قرار دیا گیا۔ اس بوجھ کے اٹھانے کے قابل بننے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ ہم تقوےٰ کی بنیادوں کو مستحکم کریں۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی کمروں کو مضبوط اور شانوں کو چوڑا اور چکلا بنائیں۔ یہ بوجھ تو اس قدر وزنی ہے۔ کہ اس نے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے انسان کی کمر بھی خم کر دی تھی۔ پس اے خدام الاحمدیہ اگر تم حقیقۃً حامل شریعت محمدی بننا چاہتے ہو۔ تو اپنی صحتوں کا خاص طور پر خیال رکھو۔ کہ اس کے بغیر یہ بوجھ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) سید شریف احمد صاحب گھٹیالیاں کی والدہ بیمار ہے۔ نیز رحمت علی مددگار کارکن دفتر مینیجر الفضل کی والدہ بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

راجہ محمد اسلم صاحب کے متعلق اعلان راجہ محمد اسلم صاحب بی۔ اے قریباً تین ماہ ہوئے قادیان سے کشمیر کے لئے روانہ ہوئے تھے مگر عرصہ سے ان کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان کی والدہ صاحبہ نہایت بے چین ہیں۔ یہ اعلان پڑھتے ہی راجہ صاحب اطلاع دیں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کے متعلق کچھ علم ہو تو وہ براہ کرم ایڈیٹر الفضل کو مطلع فرمائیں۔

مسجد احمدیہ لودھراں کا افتتاح ۹ ظہور بروز جمعہ احمدیہ مسجد لودھراں کا افتتاح خان عطا محمد خان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن لودھراں نے بمعیت جماعت احمدیہ کیا لودھراں میں یہ پہلی مسجد ہے۔ جو کہ منشی محمد نواب خانصاحب عرضی نویس تیار کر کے وقف کر دی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی برکات سے ہماری جماعت کو متمتع فرمائے۔ خاکسار محمود خان۔

الوداعی پارٹی مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد دکن نے سابق قائد مرزا محمد حسین صاحب کی ہندوستان سے باہر روانگی پر ممبران نے ان کو ایک الوداعی پارٹی دی۔ اس تقریب میں جماعت کے امیر جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے علاوہ خان بہادر احمد الہ دین صاحب خان صاحب سیٹھ دوست محمد صاحب اور ان کے بھائی نور محمد صاحب نے بھی شمولیت کی۔ خاکسار علی محمد الہ دین ایم اے قائد اعظم مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد

اعلانات نکاح (۱) ۲۳ اگست ۱۹۴۰ء بعد جماعت یوگنڈا شیخ محمد یوسف صاحب کے صاحبزادہ شیخ محمد اکرم صاحب کا نکاح ملک محمد حسین صاحب مرحوم بیرسٹر ایٹ لاء نیروبی کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم کے ساتھ حق مہر مبلغ دو ہزار شلنگ قرار پایا۔ خطبہ نکاح ڈاکٹر لعل دین صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار سید عبد الشکور اسسٹنٹ سیکرٹری جماعت احمدیہ یوگنڈا (۲) ۲۳ ہجرت کو خاکسار نے نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ میں مسمی عبد الرحمن صاحب ولد شیخ غلام نبی صاحب کا نکاح حفیظہ بیگم ولد شیخ عبد الحق صاحب سے دو صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

خاکسار فضل احمد سکنہ تلونڈی عنایت خاں

ولادت (۱) ماسٹر فضل داد صاحب ٹیچر ہائی سکول قادیان کے ہاں ۲ ہجرت کو لڑکی تولد ہوئی۔ (۲) عبد المجید صاحب جھکا گلی کوہ مری کے ہاں ۱۳ اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ (۳) پروفیسر اخوند محمد عبد القادر خان صاحب ایم اے کے ہاں ۱۰ وفا کو لڑکی تولد ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حبیبہ نام تجویز فرمایا (۴) ڈاکٹر خدا داد خانصاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

شکریہ احباب میری والدہ صاحبہ کی وفات پر جن دوستوں نے مجھے تعزیت کے خطوط بھیجے ہیں۔ ان کی ہمدردی کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ چونکہ میں فرداً فرداً ایسے دوستوں کا شکریہ ادا کرنے کے اس وقت قابل نہیں ہوں۔ اس لئے بذریعہ الفضل ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار محمد حسین ڈرافٹسمین صوالی

دعائے مغفرت و نعم البدل (۱) میاں کرم دین چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودہا ۸ ظہور کو بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے (۲) منشی نواب علی خانصاحب پنشنر پونچھ بعمر ۶۷ سال وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (۲) قاضی محمد لطیف صاحب نمبردار فیض اللہ چک

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

عذاب استیصال

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ خَرَجَ علینا النبی صلے اللہ علیہ وسلّم یَومًا فقال عُرِضَت علیّ الاُمَمُ فجعل یمرّ النّبی معہ الرجل والنّبی معہ الرجلان والنّبی معہ الرھط والنبی لیس معہ احدٌ ورایتُ سوادًا کثیرًا سدّ الافق فرجوتُ ان تکون امّتی فقیل ھذا موسٰی وقومہٗ ثمّ قیل لی انظر فرایت سوادًا کثیرًا سدّ الافق فقیل لی انظر ھکذا وھکذا فرایت سوادًا کثیرًا سدّ الافق فقیل ھٰؤلاء امتک۔ کہ ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے پاس آئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ عالم کشف میں میرے سامنے سے تمام امتیں (مع اپنے انبیاء کے) گزاری گئیں۔ ہر نبی اپنی اپنی امت کے ساتھ میرے سامنے سے گزرنے لگا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ کوئی نبی ایسا بھی تھا۔ کہ اس کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا۔ اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ دو آدمی تھے۔ کوئی نبی ایسا تھا۔ کہ اس کے ساتھ قریبًا آٹھ نو آدمی تھے۔ اور کوئی نبی ایسا بھی تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ اس کے بعد میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی میں نے خیال کیا۔ کہ شاید یہ میری امت ہوگی۔ لیکن مجھ سے کہا گیا۔ کہ موسٰے ہے اور اس کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا۔ کہ آپ دیکھتے رہیں۔ میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی۔ پھر مجھے کہا گیا۔ کہ آپ دیکھتے رہیں۔ غرض میں اسی طرح کھڑا دیکھتا رہا۔ اور یکے بعد دیگرے بہت بڑی جماعتیں میرے سامنے سے گزاری جاتی رہیں۔ آخر میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی اور مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ لوگ آپ کی امت ہیں:۔

فرمایا۔ اس حدیث کے آخری حصہ کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں کوئی اشکال نہیں۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بعض ایسے انبیاء علیہم السلام دکھائے گئے۔ جن پر کثرت سے لوگ ایمان لائے۔ اور ان کی امت قرار پائے۔ مگر اس حدیث کے ابتدائی حصہ سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض ایسے انبیاء دیکھے۔ جن کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا۔ اور بعض ایسے دیکھے جن کے ساتھ دو۔ اور بعض ایسے دیکھے جن کے ساتھ صرف چند آدمی تھے۔ اور بعض ایسے بھی تھے۔ کہ جن کے ساتھ کوئی تھا ہی نہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسے انبیاء علیہم السلام جن پر کوئی آدمی بھی ایمان نہ لایا۔ یا ایمان لایا۔ تو صرف ایک آدمی۔ یا دو آدمی یا زیادہ سے زیادہ آٹھ نو آدمی ایمان لائے۔ ان کو کیونکر کامیاب اور بامراد کہا جا سکتا ہے۔ اور ان کے صادق ہونے کی کیا دلیل ہے۔ کیونکہ جب نبی کو کامیابی اور قبولیت فی الناس حاصل نہیں ہوئی۔ اسے اس معیار کے مطابق کہ سچا نبی آخر کامیاب و بامراد ہوتا ہے۔ کس طرح سچا قرار دیا جا سکتا ہے:۔

فرمایا۔ بے شک کامیابی۔ اور قبولیت فی الناس انبیاء کی صداقت کی ایک دلیل اور معیار ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَوَلَمْ یروا انّا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون کہ کیا اس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی صداقت کی یہ دلیل نہیں۔ کہ اس کے مخالفین روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور کچھ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں:۔

پھر فرمایا:۔ اَلَا اِنّ حزب اللہ ھم الغالبون۔ یعنی جن جماعتوں کو خدا تعالےٰ قائم کرتا ہے۔ وہ روز بروز ترقی کرتی جاتیں۔ اور آخرکار دنیا میں غالب آ جاتی ہیں۔

مگر اس کے سوا بعض انبیاء کی صداقت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ ان کے دشمنوں کو نابود کر دیا جاتا ہے۔ اور ان کی کامیابی اور صداقت کا ثبوت ”عذاب استیصال“ ہوتا ہے۔ یہ ایک مذہبی اصطلاح ہے۔ یعنی ساری کی ساری قوم تباہ کر دی جاتی ہے۔ اور صرف ماننے والے بچائے جاتے ہیں۔

پس جن انبیاء علیہم السلام پر صرف ایک ایک آدمی ایمان لایا۔ یا بالکل ہی کوئی نہ لایا۔ ان کی صداقت کی یہی ایک بڑی دلیل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔ مگر ان کے سب دشمنوں کو نیست و نابود کر دیا۔ ایسے عذاب کو عذاب استیصال کہتے ہیں۔ کہ تمام منکرین عذاب کی لپیٹ میں آ جائیں۔ اور ان میں سے کوئی ایک بھی نہ بچے:۔

دیکھو۔ انسان کو جو چیز پیاری ہوتی ہے۔ اس کے بچانے کے لئے اس سے کم درجہ کی سب چیزیں قربان کر دیتا ہے۔ مگر اسے بچا لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے ہاں بھی یہی دستور ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی عزیز چیز کی خاطر اس سے کم درجہ کی چیزیں قربان کر کے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ اور چونکہ انبیاء کرام اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے بہت ہی پیارے اور محبوب ہوتے ہیں۔ اس لئے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِی۔ اور اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ کے قوانین مستمرہ کے ماتحت اپنے انبیاء علیہم السلام کی۔ بلکہ ان کے ماننے والوں کی بھی حفاظت و نصرت کرتا ہے۔ اور ان کی مدد کرنا اور ان کو سچا ثابت کرنا اس نے اپنے پر فرض کر رکھا ہے۔ جب لوگ ان کو نہ مانیں۔ اور اس سے ان کی صداقت مشتبہ ہوتی ہو۔ تو پھر خدا تعالےٰ ان انبیاء کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے عذاب استیصال بھیجتا ہے۔ اور ان کے تمام دشمنوں کو تباہ کر دیتا ہے:۔

خاکسار محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری

حجاج کے لئے کوئی روکاوٹ نہیں

جنگی خطرات کے پیش نظر سفر حجاز غیر محفوظ ہونے کا خدشہ پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ لیکن حکومت کی طرف سے اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ برطانوی بیڑہ بحر ہند۔ اور بحر احمر میں پوری طاقت کے ساتھ موجود ہے۔ اور حجاج کے سفر میں ہر ممکن سہولت پیدا کی جائیگی۔ البتہ معلوم ہوتا ہے کہ حکام کو جن عازمین حجاز کی نیت کے متعلق اطمینان نہیں ہوگا۔ ان کو روکنے میں وہ حق بجانب ہوں گے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

عذاب استیصال

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ خرج علینا النّبی صلے اللہ علیہ وسلّم یومًا فقال عُرِضت علیّ الامم فجعل یمرّ النّبی معہ الرجل والنّبی معہ الرجلان والنّبی معہ الرھط والنبی لیس معہ احدٌ ورایتُ سوادًا کثیرًا سدّ الافق فرجوتُ ان تکون امّتی فقیل ھٰذا موسٰی وقومہٗ ثمّ قیل لی انظر فرایت سوادًا کثیرًا سدّ الافق فقیل لی انظر ھکذا وھکذا فرایت سوادًا کثیرًا سدّ الافق فقیل ھٰؤلاء امتک۔ کہ ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ عالم کشف میں میرے سامنے سے تمام امتیں (معہ اپنے انبیاء کے) گزاری گئیں۔ ہر نبی اپنی اپنی امت کے ساتھ میرے سامنے سے گزرنے لگا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ کوئی نبی ایسا بھی تھا۔ کہ اس کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا۔ اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ دو آدمی تھے۔ کوئی نبی ایسا تھا۔ کہ اس کے ساتھ قریبًا آٹھ نو آدمی تھے۔ اور کوئی نبی ایسا بھی تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ اس کے بعد میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی میں نے خیال کیا۔ کہ شاید یہ میری امت ہوگی۔ لیکن مجھ سے کہا گیا۔ کہ یہ موسٰےؑ اور اس کی قوم ہے۔ پھر مجھے کہا گیا۔ کہ آپ دیکھتے رہیں۔ میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی۔ پھر مجھے کہا گیا۔ کہ آپ دیکھتے رہیں۔ غرض میں اسی طرح کھڑا دیکھتا رہا۔ اور یکے بعد دیگرے بہت بڑی جماعتیں میرے سامنے سے گزاری جاتی رہیں۔ آخر میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی اور مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ لوگ آپ کی امت ہیں:۔

فرمایا۔ اس حدیث کے آخری حصّہ کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں کوئی اشکال نہیں۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض ایسے انبیاء علیہم السلام دکھائے گئے۔ جن پر کثرت سے لوگ ایمان لائے۔ اور ان کی امت قرار پائے۔ مگر اس حدیث کے ابتدائی حصہ سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض ایسے انبیاء دیکھے۔ جن کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا۔ اور بعض ایسے دیکھے جن کے ساتھ دو۔ اور بعض ایسے دیکھے جن کے ساتھ صرف چند آدمی تھے۔ اور بعض ایسے بھی تھے۔ کہ جن کے ساتھ کوئی تھا ہی نہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسے انبیاء علیہم السلام جن پر کوئی آدمی بھی ایمان نہ لایا۔ یا ایمان لایا۔ تو صرف ایک آدمی۔ یا دو آدمی یا زیادہ سے زیادہ آٹھ نو آدمی ایمان لائے۔ ان کو کیونکر کامیاب اور بامراد کہا جاسکتا ہے۔ اور ان کے صادق ہونے کی کیا دلیل ہے۔ کیونکہ جس نبی کو کامیابی اور قبولیت فی الناس حاصل نہیں ہوئی۔ اسے اس معیار کے مطابق کہ سچا نبی آخر کامیاب و بامراد ہوتا ہے۔ کس طرح سچا قرار دیا جاسکتا ہے:۔

فرمایا۔ بے شک کامیابی۔ اور قبولیت فی الناس انبیاء کی صداقت کی ایک دلیل اور معیار ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولم یروا انّا نأتی الارض ننقصُھا من اطرافھا افھم الغالبون کہ کیا اس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی صداقت کی یہ دلیل نہیں۔ کہ اس کے مخالفین روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور کچھ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں:۔

پھر فرمایا:۔ اَلَا اِنّ حزبَ اللّٰہ ھم الغالبون۔ یعنی جن جماعتوں کو خدا تعالےٰ قائم کرتا ہے۔ وُہ روز بروز ترقی کرتی جاتیں۔ اور آخرکار دُنیا میں غالب آجاتی ہیں۔

مگر اس کے سوا بعض انبیاء کی صداقت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ ان کے دُشمنوں کو نابُود کر دیا جاتا ہے۔ اور ان کی کامیابی اور صداقت کا ثبوت "عذاب استیصال" ہوتا ہے۔ یہ ایک مذہبی اصطلاح ہے۔ یعنی ساری کی ساری قوم تباہ کر دی جاتی ہے۔ اور صرف ماننے والے بچائے جاتے ہیں۔

پس جن انبیاء علیہم السلام پر صرف ایک ایک آدمی ایمان لایا۔ یا بالکل ہی کوئی نہ لایا۔ ان کی صداقت کی یہی ایک بڑی دلیل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔ مگر ان کے سب دُشمنوں کو نیست و نابود کر دیا۔ ایسے عذاب کو عذاب استیصال کہتے ہیں۔ کہ تمام منکرین عذاب کی لپیٹ میں آجائیں۔ اور ان میں سے کوئی ایک بھی نہ بچے:۔

دیکھو۔ انسان کو جو چیز پیاری ہوتی ہے۔ اس کے بچانے کے لئے اس سے کم درجہ کی سب چیزیں قربان کر دیتا ہے۔ مگر اسے بچا لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے ہاں بھی یہی دستور ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی عزیز چیز کی خاطر اس سے کم درجہ کی چیزیں قربان کر کے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ اور چونکہ انبیاء کرام اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے بہت ہی پیارے اور محبوب ہوتے ہیں۔ اس لئے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغلبنّ انا و رُسُلی۔ اور انّا لننصر رسلنا والّذین اٰمنوا فی الحیاۃ الدُّنیا و یوم یقوم الاشھاد کے قوانین مستمرہ کے ماتحت اپنے انبیاء علیہم السلام کی۔ بلکہ ان کے ماننے والوں کی بھی حفاظت و نصرت کرتا ہے۔ اور ان کی مدد کرنا اور ان کو سچا ثابت کرنا اس نے اپنے پر فرض کر رکھا ہے۔ جب لوگ ان کو نہ مانیں۔ اور اس سے ان کی صداقت مشتبہ ہوتی ہو۔ تو پھر خدا تعالےٰ ان انبیاء کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے عذاب استیصال بھیجتا ہے۔ اور ان کے تمام دُشمنوں کو تباہ کر دیتا ہے:۔

خاکسار محمود احمد جلیل۔ شاہ پوری

حجّاج کے لئے کوئی روکاوٹ نہیں

جنگی خطرات کے پیش نظر سفرِ حجاز کے غیر محفوظ ہونے کا خدشہ پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ لیکن حکومت کی طرف سے اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ برطانوی بیڑہ بحرِ ہند۔ اور بحرِ احمر میں پوری طاقت کے ساتھ موجود ہے۔ اور حجاج کے سفر میں ہر ممکن سہولت پیدا کی جائیگی۔ البتہ مقامی برطانی حکام کو جن عازمین حجاز کی نیت کے متعلق اطمینان نہیں ہوگا۔ ان کو روکنے میں وُہ حق بجانب ہوں گے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں جنگ کب اور کن حالات میں جائز ہے؟

ایک گذشتہ پرچہ میں سیرت النبیؐ کے جلسوں کی تحریک کرتے ہوئے لکھا گیا تھا۔ کہ مقررہ موضوع کے مختلف پہلوؤں کی کسی قدر وضاحت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ اس موضوع پر آسانی اور سہولت میسر آسکے۔ چنانچہ اسلام میں جنگ کب اور کن حالات میں جائز ہے کے متعلق یہ مضمون لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز (سورہ حج ع ۶)

یعنی ان مسلمانوں کو جن کے خلاف غیر مسلموں نے چڑھائی کی۔ اور مظالم توڑ جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ وہ ظلماً اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ صرف اس قصور پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ دفاعی جنگ کی اجازت دے کر ایک قوم کے شر کو دوسری قوم کے ذریعہ دور نہ کرے۔ تو یقیناً راہبوں کے صوامع عیسائیوں کے گرجے۔ یہودیوں کے معابد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں کثرت سے ذکر الٰہی کیا جاتا ہے ایک دوسرے کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو جائیں۔ اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی تائید کے لئے کھڑا ہوگا۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ شریعت اسلامی میں جنگ اس وقت جائز ہے۔ جب

(۱) ابتداء مخالفین کی طرف سے ہو۔ یعنی جب کوئی حملہ کرے یا حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہو۔

(۲) مسلمان مظلوم ہوں۔

(۳) مذہبی امور کی ادائیگی میں جبری روک ڈالی جائے۔

(۴) مذہب کی اشاعت کو از راہ ظلم بند کیا جائے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (مائدہ ع ۲)

اے مومنو چاہیئے کہ تم دنیا میں خدا کے لئے عدل و انصاف قائم کرو۔ اور تم کو کسی قوم کی دشمنی ناانصافی پر آمادہ نہ کرے۔ بلکہ تم دشمن کے ساتھ بھی انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ کیونکہ تقویٰ کا تقاضا یہی ہے۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

پھر فرمایا۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (بقرہ ع ۲۴)

صرف انہی سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں زیادتی مت کرو۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک اور جگہ فرمایا۔ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین (بقرہ ع ۲۴) کہ تم لڑو یہاں تک کہ ملک میں فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین خدا کے لئے ہو جائے۔ یعنی دین کے معاملہ میں سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ رہے۔ اور ہر شخص آزادانہ رنگ میں جو مذہب چاہے رکھ سکے۔ اگر کفار جنگ سے باز آجائیں۔ تو تم بھی فوراً رک جاؤ کیونکہ جنگ صرف ظالموں کے خلاف ہوا کرتی ہے۔ ظلم سے رک جانے والوں کے خلاف نہیں۔

نیز فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (البقرہ ع ۳۴) کہ دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں۔ ہدایت اور گمراہی کا معاملہ پوری طرح کھل چکا ہے۔

ان آیات سے حسب ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) لوگوں کو جبراً اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لئے جنگ کرنا جائز نہیں۔

(۲) حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی جادۂ صواب سے منحرف نہ کر دے۔ بلکہ جنگ میں بھی عدل کی میزان کو ہمیشہ قائم رکھا جائے

(۳) لڑائی صرف انہی سے جائز ہے جو لڑائی میں شامل ہوں۔ جو شامل نہ ہوں ان پر حملہ کرنا اور ان کو جانی و مالی نقصان پہنچانا جائز نہیں۔

(۴) لڑائی میں اعتداء یعنی زیادتی جائز نہیں

(۵) لڑائی کی غرض یہ ہونی چاہیئے کہ آزادی ضمیر لوگوں کو حاصل ہو۔

مسلم اور ترمذی دونوں میں ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی فوجی دستہ دشمن کے مقابلے کے لئے روانہ کرتے تو اس کے امیر کو یہ نصیحت فرماتے کہ جب تمہاری دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو لڑائی شروع کرنے سے پہلے اسے تین باتوں کی دعوت دو۔ اگر ان میں سے وہ کسی ایک کو بھی مان لے۔ تو اس سے مت لڑو۔ وہ تین باتیں یہ ہیں۔

(۱) پہلے اسے اسلام کی دعوت دو اگر وہ قبول کرلیں تو انہیں ہجرت کی تحریک کرو۔ اور کہو کہ اگر وہ ہجرت کریں گے۔ تو انہیں مہاجرین کے حقوق دیئے جائیں گے۔ اور اگر وہ ہجرت نہ کریں گے۔ تو بھی اسلام میں داخل سمجھے جائیں گے۔

(۲) اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو انہیں کہو کہ جزیہ دینا منظور کریں۔ اس طرح وہ اسلامی حکومت کی حفاظت میں آجائیں گے

(۳) اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں۔ تو پھر ان سے جنگ کی جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جن حالات میں جنگ کرنا پڑی۔ وہ یہ ہیں۔ کہ جب آپ اور آپ کے صحابہ پر مکہ میں مظالم کی انتہاء ہو گئی۔ تو بعض صحابہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ مگر کفار نے پھر بھی آپ کو چین نہ لینے دیا۔ اور ہر وقت ان کے حملے کا خطرہ لگا رہتا۔ حتیٰ کہ تاریخوں میں آتا ہے۔ لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ واوتھم الانصار رمتھم العرب عن قوس واحدۃ وکانوا لا یبیتون الا بالاسلحۃ ولا یصبحون الا فیہ (حاکم وطبرانی) یعنی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مدینہ میں تشریف لائے اور انصار نے انہیں پناہ دی۔ تو تمام عرب متحدہ طور پر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ ان دنوں مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ راتوں کو بھی ہتھیار بند ہو کر سوتے۔ اور دن کو بھی ہتھیار لگائے رکھتے۔ اس خیال سے کہ کہیں ان پر اچانک حملہ نہ ہو جائے۔ نسائی میں لکھا ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو دشمن کے حملہ کے خیال سے آپ عموماً راتوں کو جاگا کرتے۔ ابو داؤد میں آتا ہے کہ جب کفار کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ چلے گئے ہیں۔ تو انہوں نے مدینہ کے عمائد کو خط لکھا۔ کہ تم نے ہمارے مفرور کو پناہ دی ہے۔ اب یا تو تم اس کا ساتھ چھوڑ کر اس کے خلاف جنگ کرو۔ یا کم سے کم اسے اپنے شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم تم پر حملہ کر کے تمہارے مردوں کو قتل کر دیں گے۔ اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنے تصرف میں لے آئیں گے

یہ تھے وہ حالات جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ اور اس قسم کے حالات میں اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں جنگ کب اور کن حالات میں جائز ہے؟

ایک گذشتہ پرچہ میں سیرت النبیؐ کے جلسوں کی تحریک کرتے ہوئے لکھا گیا تھا۔ کہ مقررہ موضوع کے مختلف پہلوؤں کی کسی قدر وضاحت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ اس موضوع پر آسانی اور سہولت میسر آسکے۔ چنانچہ اسلام میں جنگ کب اور کن حالات میں جائز ہے کے متعلق یہ مضمون لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الّا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدّمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرنّ اللہ من ینصرہٗ ان اللہ لقوی عزیز (سورۂ حج ع ۶)

یعنی ان مسلمانوں کو جن کے خلاف غیر مسلموں نے چڑھائی کی۔ اور مظالم توڑے جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ وہ ظلماً اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ صرف اس قصور پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ دفاعی جنگ کی اجازت دے کر ایک قوم کے ضرر کو دوسری قوم کے ذریعہ دور نہ کردے۔ تو یقیناً راہبوں کے صوامع عیسائیوں کے گرجے۔ یہودیوں کے معابد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں کثرت سے ذکر الٰہی کیا جاتا ہے ایک دوسرے کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو جائیں۔ اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی تائید کے لئے کھڑا ہوگا۔ اور بے شک اللہ تعالےٰ قوی اور غالب ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ شریعت اسلامی میں جنگ اس وقت جائز ہے۔ جب

(۱) - ابتداء مخالفین کی طرف سے ہو۔ یعنی جب کوئی حملہ کرے یا حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہو۔

(۲) مسلمان مظلوم ہوں۔

(۳) مذہبی امور کی ادائیگی میں جبری روک ڈال جائے۔

(۴) مذہب کی اشاعت کو از راہ ظلم بند کیا جائے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوّامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیرٌ بما تعملون (مائدہ ع ۲)

اے مومنو چاہیئے کہ تم دنیا میں خدا کے لئے عدل و انصاف قائم کرو۔ اور تم کو کسی قوم کی دشمنی ناانصافی پر آمادہ نہ کرے۔ بلکہ تم دشمن کے ساتھ بھی انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ کیونکہ تقویٰ کا تقاضا یہی ہے۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

پھر فرمایا۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (بقرہ ع ۲۴) صرف انہی سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں زیادتی مت کرو۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک اور جگہ فرمایا۔ قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین (بقرہ ع ۲۴) کہ تم لڑو یہاں تک کہ ملک میں فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین خدا کے لئے ہو جائے۔ یعنی دین کے معاملہ میں سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ رہے۔ اور ہر شخص آزادانہ رنگ میں جو مذہب چاہے رکھ سکے۔ اگر کفار جنگ سے باز آجائیں۔ تو تم بھی فوراً رک جاؤ کیونکہ جنگ صرف ظالموں کے خلاف ہوا کرتی ہے۔ ظلم سے رک جانیوالوں کے خلاف نہیں۔

نیز فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (البقرہ ع ۳۴) کہ دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں۔ ہدایت اور گمراہی کا معاملہ پوری طرح کھل چکا ہے۔

ان آیات سے حسب ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) لوگوں کو جبراً اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لئے جنگ کرنا جائز نہیں۔

(۲) حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی جادۂ صواب سے منحرف نہ کردے۔ بلکہ جنگ میں بھی عدل کی میزان کو ہمیشہ قائم رکھا جائے

(۳) لڑائی صرف انہی سے جائز ہے جو لڑائی میں شامل ہوں۔ جو شامل نہ ہوں ان پر حملہ کرنا اور ان کو جانی و مالی نقصان پہونچانا جائز نہیں۔

(۴) لڑائی میں اعتداء یعنی زیادتی جائز نہیں

(۵) لڑائی کی غرض یہ ہونی چاہیئے کہ آزادیٔ ضمیر لوگوں کو حاصل ہو۔

مسلم اور ترمذی دونوں میں ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی فوجی دستہ دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ کرتے تو اس کے امیر کو یہ نصیحت فرماتے کہ جب تمہاری دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو لڑائی شروع کرنے سے پہلے اسے تین باتوں کی دعوت دو۔ اگر ان میں سے وہ کسی ایک کو بھی مان لے۔ تو اس سے مت لڑو۔ وہ تین باتیں یہ ہیں۔

(۱) پہلے اسے اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ قبول کرلیں تو انہیں ہجرت کی تحریک کرو۔ اور کہو کہ اگر وہ ہجرت کریں گے۔ تو انہیں مہاجرین کے حقوق دیئے جائیں گے۔ اور اگر وہ ہجرت نہ کریں گے۔ تو بھی اسلام میں داخل سمجھے جائیں گے۔

(۲) اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو انہیں کہو کہ جزیہ دینا منظور کریں۔ اس طرح وہ اسلامی حکومت کی حفاظت میں آجائیں گے

(۳) اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں۔ تو پھر ان سے جنگ کی جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جن حالات میں جنگ کرنا پڑی۔ وہ یہ ہیں۔ کہ جب آپ اور آپ کے صحابہ پر مکہ میں مظالم کی انتہاء ہوگئی۔ تو بعض صحابہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ مگر کفار نے پھر بھی آپ کو چین نہ لینے دیا۔ اور ہر وقت ان کے حملے کا خطرہ لگا رہتا۔ حتیٰ کہ تاریخوں میں آتا ہے۔ لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ واوتھم الانصار رمتھم العرب عن قوس واحدۃ وکانوا لا یبیتون الا بالاسلحۃ ولا یصبحون الا فیہ (حاکم و طبرانی) یعنی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مدینہ میں تشریف لائے اور انصار نے انہیں پناہ دی۔ تو تمام عرب متحدہ طور پر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ ان دنوں مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ راتوں کو بھی ہتھیار بند ہو کر سوتے۔ اور دن کو بھی ہتھیار لگائے رکھتے۔ اس خیال سے کہ کہیں ان پر اچانک حملہ نہ ہو جائے۔ نسائی میں لکھا ہے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو دشمن کے حملہ کے خیال سے آپ عموماً راتوں کو جاگا کرتے۔ ابوداؤد میں آتا ہے کہ جب کفار کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ چلے گئے ہیں۔ تو انہوں نے مدینہ کے عمائد کو خط لکھا۔ کہ تم نے ہمارے مفرور کو پناہ دی ہے۔ اب یا تو تم اس کا ساتھ چھوڑ کر اس کے خلاف جنگ کرو۔ یا کم سے کم اسے اپنے شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم تم پر حملہ کرکے تمہارے مردوں کو قتل کردیں گے۔ اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کرکے انہیں اپنے تصرف میں لے آئیں گے

یہ تھے وہ حالات جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ اور اس قسم کے حالات میں اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

519

مقام غور

پیغام صلح مجریہ ۱۷ اگست ۴۰ئہ میں خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "احباب قادیان کے لئے مقام غور" اور لکھا ہے "کیا عدالت میں حلف لے کر جھوٹ بولنے والا خلیفہ کسی متقی جماعت کا امام ہو سکتا ہے" اگر یہ تحریر جو ان کے نام پر شائع ہوئی ہے فی الواقع انہی کی ہے تو اسے پڑھ کر مجھے بار بار حیرت ہوئی - کیونکہ آپ جیسے انسان سے ایسی تحریر بالکل خلاف توقع ہے۔

میاں صاحب موصوف کی تحریر پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کو قرآن کریم اور قرآنی احکام پر ایمان کے متعلق احساس ہے۔ اور اسی وجہ سے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کو استشہاد کے طور پر پیش کیا ہے۔ میں اسی احساس کی بنا پر میاں صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا ذیل کے امور پر بھی آپ اسی احساس کا لحاظ رکھتے ہوئے توجہ مبذول کریں گے

(۱) کیا جس قرآن میں لا تعاونوا علی الاثم والعدوان کا حکم ہے۔ اس میں لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول کا بھی ارشاد نہیں۔ الا من ظلم کے استثنا سے یقیناً آپ مستثنےٰ نہیں۔ کیونکہ آپ مظلوم نہیں۔

(۲) کیا جس خدا پر آپ ایمان رکھتے ہوئے پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے۔ اور نہ ہی آپ ایسی خلاف ورزی کرنے والے کے متعلق ایمان کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو کیا آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اور موعود اولاد سے فضل عمر کی شان والا خلیفہ اور امام خدا تعالےٰ نے احمدیہ جماعت کے لئے جسے آپ نے متقی تسلیم کیا ہے متقی نہیں۔ بلکہ جھوٹ بولنے والا اور حلف لے کر جھوٹ بولنے والا خلیفہ بنایا ہے۔

(۳) آپ اسی احساس فطرت سے مولوی محمد علی صاحب کے اس حلفیہ بیان کا بھی موازنہ فرمائیں۔ جو آپ نے گورداسپور کی عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدمہ میں شہادت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا نبی تسلیم کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں رسالہ ریویو کی ادارت کے زمانہ میں بار بار آپ کو نبی لکھا۔ موعود نبی۔ فارسی الاصل نبی۔ آخر الانبیاء نبی لکھا۔ اور بعد میں عداوتِ محمود اور بغض موعود کے باعث خلافت کا انکار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا بھی انکار کر دیا۔ پھر دوسرا افترا اور کذب دیدہ دلیری سے یہ شائع کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی نبوت کا دعوےٰ کیا ہی نہیں۔ نبوت کے دعویٰ کو آپ کی طرف منسوب کرنا میاں محمود احمد کی کارستانی ہے۔ کیا حلفیہ شہادت کے بعد مولوی صاحب کا انکار کرنا کذب اور افترا نہیں۔ اگر ہے تو کیا ایک صادق کہلانے والا انسان جسے صدق کا بہت پاس ہے ایسے کاذب کو اپنا امیر یا لیڈر سمجھ سکتا ہے۔ میزانِ عدل کے بٹّے ہر محل عدل پر ایک ہی ہونے چاہئیں۔

(۴) آپ نے سیدنا حضرت محمود کے متعلق جھوٹ بلکہ حلفیہ جھوٹ بولنے کا الزام جس امر کو ملحوظ رکھ کر پیش کیا ہے وہ عدالت کی طرف سے سوال کے جواب کے متعلق ہے۔ عدالت نے سوال کیا ہے کہ "محمد حسین جو قتل ہوا کیا وہ عبد الکریم مباہلہ والے کا ضامن تھا" اس کے جواب میں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ نے جواب دیا کہ "مجھے معلوم نہیں" یہ سوال و جواب آپ کے بیش کردہ حوالہ کے رو سے ۲۳ مارچ ۳۵ئہ کو عدالت میں وقوع میں آیا۔ اس کے مقابلہ میں ایک خطبہ جمعہ کی عبارت ذیل پیش کی گئی ہے کہ "اصل واقعہ صرف یہ ہے کہ لڑائی ہوئی۔ اور معلوم نہیں کہ کس کے ہاتھ سے ایک آدمی مارا گیا۔ اور ہمیں افسوس ہے کہ مارا گیا۔ کیونکہ بظاہر اس کا کوئی اتنا قصور نہیں معلوم ہوتا۔ سوائے اس کے کہ اس نے (یعنی محمد حسین) مستریوں (مولوی عبد الکریم وغیرہ) کی ضمانت دی ہوئی تھی۔ پس ہمیں اس کے (محمد حسین کے) مارے جانے کا بڑا افسوس ہے"

پھر لکھا ہے۔ "صاف ظاہر ہے کہ خطبہ جمعہ محولہ فرماتے وقت خلیفہ صاحب کو علم تھا۔ کہ محمد حسین مقتول نے مولوی عبد الکریم مباہلہ والے کی ضمانت دی تھی۔ جو اتنا بڑا قصور نہ تھا۔ لیکن جب عدالت میں ایمان کے امتحان کا وقت آیا۔ تو آپ نے صاف اور صریح سوال کے جواب میں کہہ دیا کہ "مجھے معلوم نہیں"

اب میں میاں محمد صادق صاحب سے پوچھتا ہوں کہ یہ فقرہ کہ "مجھے معلوم نہیں" اس میں علم کی نفی سے جواب جو دیا گیا ہے وہ کذب اور جھوٹ کہلا سکتا ہے۔ اور کیا علم کی نفی ہر حال میں کذب عمد کا باعث ہی ہوا کرتی ہے۔ حالانکہ علم کی نفی بعض دفعہ نسیان کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کامل اور اکمل انسان بھی حسب ارشاد سنقرئک فلا تنسیٰ الا ماشاء اللہ بھول سکتا ہے۔ تو اور کون ہے جو نسیان سے بچ سکے۔ کتب حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور واقعہ لکھا ہے۔ کہ حضور نے نماز اپنی امامت میں ادا کی۔ اور بجائے چار رکعت ادا کرنے کے دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔ جب ذوالیدین صحابی نے دریافت کیا۔ کہ حضورؐ نے آج نماز قصر فرمائی ہے۔ یا حضور کو بھول گئی ہے۔ تو فرمایا کل ذالک لم یکن۔ کہ نہ نماز قصر کی گئی ہے۔ اور نہ ہی مجھے بھول واقعہ ہوئی ہے۔ تب دوسرے صحابہؓ کے عرض کرنے پر کہ نماز بجائے چار رکعت کے واقعی دو رکعت پڑھی گئی ہیں۔ حضور نے بقیہ نماز پھر ادا فرمائی۔ اور سجدہ سہو کر کے تلافی فرمائی۔ اب جب اس تھوڑے اور بالکل قلیل وقت میں نماز کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا برتر کامل انسان اپنے فعل کا جو آپ سے سرزد ہو چکا تھا۔ بوجہ بھول کے اس کے علم کی نفی فرمائے۔ تو سیدنا حضرت محمود کی نسبت تو خود حوالہ کے طور پر اپنی تحریر میں پیش کیا ہے۔ کہ خطبہ جمعہ جس کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ۱۸ ۳۱ئہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے دیا۔ اور عدالت کا معاملہ ۲۳ ۳۵ئہ کو وقوع میں آیا اب غور فرمائیں۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان بھی چند لمحات میں اپنی ایک بات بھول سکتا ہے۔ اور باوجود یاد دلانے کے پھر بھی وہ یہی کہتا ہے کہ کل ذالک لم یکن۔ تمہاری دونوں باتیں غلط ہیں۔ مجھ سے غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ اور اس طرح باوجود نسیان کے پھر نسیان اور بھول کی بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ تردید فرمائی۔ جسے بعد میں تسلیم بھی کر لیا۔ میرے خیال میں اگر ذوالیدین صحابی کی جگہ میاں محمد صادق صاحب ہوتے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل ذالک لم یکن فقرہ سے جواب دیا تھا یقیناً وہی الزام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتے۔ جو حضرت محمود پر لگایا ہے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ پر محض یہ بدظنی کی گئی ہے۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ حلفیہ بیان دیتے ہوئے عدالت میں جھوٹ بولا۔ (باقی)

خاکسار:۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

بسنت مالتی رس:۔ یہ دوائی طب ویدک کی ایجاد ہے جس میں سونا چاندی اور موتی بڑے بڑے اجزا ہیں۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مضافات رحیم یار خان میں تبلیغ

مولوی عبد اللطیف صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ رحیم یار خان نے رخصت لے کر ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کیا اور اس کی رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھیجی۔ ذیل میں ان کی تبلیغی رپورٹ کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ دوسرے احمدی احباب بھی اس سے دلچسپی حاصل کریں۔ اور وہ بھی تبلیغ کرنے پر اپنی رپورٹ ارسال کر کے مرکز کو اپنی مساعی سے آگاہ کیا کریں۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں خاکسار نے اس عرصہ میں دو سو میل کا سائیکل پر سفر کر کے مختلف مقامات میں تبلیغ کی غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے علاوہ احمدی احباب کی تعلیمی و تبلیغی اور تربیتی امور میں امداد کی۔ کنڈے والی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ چک ۱۰۶/ ۱۲ ایل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعاؤں اور صدقہ و خیرات کی تلقین کی رحیم یار خان میں تبلیغ کی غیر احمدی احباب کو کتب سلسلہ برائے مطالعہ دیں۔ چک ۸۶/ے میں بعض غیر احمدیوں کے شبہات دور کئے۔ وفات مسیح پر مناظرہ کیا جس کا اچھا اثر رہا۔ چک ۱۰۱/ے میں تحریک جدید کے جلسہ کا انتظام کرایا۔ اور مطالبات تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جلسہ میں شامل ہونے والے غیر احمدی احباب کو امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر دی۔ محمد پور بستی شادی۔ بستی ماڑہ موہانہ۔ بستی فائیاں بستی تابو۔ وغیرہ میں دورہ کیا۔ جہاں احمدیوں کی تربیت کے علاوہ غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کی۔ اعتراضات کے جواب دیئے۔ سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ احمدی احباب میں اخبار الفضل کی خریداری کی تحریک کی۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تین اشخاص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

مالابار

عرصہ زیر رپورٹ میں چار تبلیغی پبلک لیکچر دیئے گئے۔ ہر روز اخبارات اور تبلیغی مضامین کا کام کیا جاتا رہا۔ دوستوں کو الفضل سے خطبات اور مضامین کا ترجمہ کر کے سنایا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں انفرادی تبلیغ کا کام باقاعدہ جاری رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کنانور اور پینگاڑی کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور تربیت کا کام کیا گیا۔

خاکسار۔ عبد اللہ مالاباری مبلغ

راولپنڈی

جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے مطابق ترتیب و تربیت دی جاتی رہی اور مجلس اطفال خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ کا نظام قائم کیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کا ایک جلسہ کیا گیا اور تحریک جدید کے مطالبات سے متعلق ایک جلسہ مستورات کی طرف سے ہوا۔ علاوہ ازیں تذکرہ اور قرآن مجید و حدیث شریف کا روزانہ درس دیا جاتا رہا۔ غیر مبایعین میں تبلیغ باقاعدگی کے ساتھ کی جاتی رہی۔ دو پبلک لیکچر دیئے گئے۔ جولائی کے آخر میں پانچ مقامات کا دورہ کیا پانچ لیکچر دیئے گئے۔ اسی عرصہ میں دو مناظرے ہوئے اور دورہ کر کے علاقہ کی احمدی جماعتوں کی تربیت و تنظیم کی گئی۔

خاکسار۔ چراغ الدین مبلغ

محمود آباد جہلم

عرصہ زیر رپورٹ میں چار دیہات زیر تبلیغ رہے۔ چار جلسے کئے گئے۔ علاوہ انفرادی تبلیغ کے ۱۲۰ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ زیر تبلیغ افراد کی کل تعداد ۱۱۰ ہے۔

خاکسار۔ نور احمد سکرٹری تبلیغ

سکھر سندھ

علاقہ کے پندرہ گاؤں کا تبلیغی دورہ کیا اور چھ مقامات پر سندھی زبان میں اور پانچ جگہوں پر اردو میں لیکچر دیئے گئے۔ دو مناظرے کئے۔ اس طرح ساڑھے تین سو کے قریب لوگوں تک انفرادی اور جلسوں کے رنگ میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور ایک ہزار تبلیغی ٹریکٹ سندھی میں چھپوا کر تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ احمدیہ جماعتوں کی تربیت کے لئے درس قرآن جاری رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا کے فضل سے نو افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

خاکسار۔ غلام احمد فرخ

ٹھیکری والہ

ماسٹر مامون خان صاحب ہفتہ میں دو بار ٹھیکری والا میں جو ایک سکھوں کا گاؤں ہے تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ ۳۱/۸/۱۹ کو بعد دوپہر رات تک تبلیغ کرتے رہے سکھوں اور مسلمانوں میں مشترکہ طور پر تبلیغ ہوتی رہی اور شام کے بعد زیر عنوان صداقت حضرت مسیح موعود ایک مکان کی چھت پر چڑھ کر تقریر کی۔ ایک عورت نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ اور دو خاندان سلسلہ کے قریب ہیں۔

بھدرواہ ریاست جموں

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ ظہور بمطابق اگست ۱۹۴۰ء کے پہلے ہفتہ میں روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید اور رات کو گیارہ بارہ بجے تک کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر لٹریچر سلسلہ دوستوں کو سنایا جاتا رہا۔ دن کے وقت بازار میں حسب موقعہ احمدی اور غیر احمدی دکانوں پر۔ لائبریری۔ ہسپتال میں تبلیغ کا کام جاری رہا۔ بعض غیر مبایع اور غیر احمدی افراد شرارتوں اور مخالفت میں بہت زور لگا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے اور احمدیت کی تبلیغ کو اس علاقہ میں وسعت عطا فرمائے۔ آمین

کوئٹہ

مکرمی عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ وفا میں جماعت احمدیہ کوئٹہ نے کل ۲۲ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ محلہ اسلام آباد۔ اندرون شہر اور ریلوے کے حدود میں تبلیغ کی گئی۔ ۲۲ افراد نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۰ نفوس زیر تبلیغ رہے۔ تربیت کے لئے روزانہ نماز مغرب کے بعد قرآن مجید اور حقیقۃ النبوۃ کا درس ہوتا رہا۔

آگرہ یوپی

مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ یو۔پی ماہ وفا کی ماہواری رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قریباً روزانہ قرآن مجید اور تذکرہ کا درس ہوتا رہا مختلف مجالس اور سوسائٹیوں میں ۱۵ لیکچر دیئے گئے۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ تحقیقات کر رہا ہے انفرادی طور پر ۲۴ افراد بذریعہ ملاقات زیر تبلیغ رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میدان تبلیغ وسیع ہو رہا ہے شہر میں چار مستقل اڈے بن گئے ہیں۔ جہاں سے صداقت احمدیت کی تبلیغ کی جاتی ہے جماعت کے باقی احباب بھی تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ اس عرصہ میں ۴۰۰ ٹریکٹ اور ۵۰۰۰ تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ زیر تبلیغ دوستوں کو اس ماہ ستر کتب برائے مطالعہ دی گئیں۔ تحریک جدید کے متعلق مردوں اور عورتوں میں تین جلسے کئے گئے۔ اور دوستوں کو اس مبارک تحریک کے تمام مطالبات کی طرف توجہ دلائی گئی

ڈھاکہ

چوہدری مظفر الدین صاحب بی اے مبلغ اور مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی امیر جماعت کی سرکردگی میں جماعت کے دوستوں نے شہر کے مختلف مقامات۔ ہوٹلوں اور اجتماعوں میں تبلیغ کی سوائے ایک دو مقامات کے باقی تمام جگہوں پر شوق سے تبلیغ احمدیت سنی گئی اور لٹریچر کا مطالعہ کیا گیا۔ ایک دوست شہر سے باہر ایک اور مقام نرائن گنج میں اپنے خرچ پر تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے اور بہت سے تبلیغی اشتہارات اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (مرتبہ نشر و اشاعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

گذشتہ سے پیوستہ

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۲۱ اگست ۴۰ء سے ۲۰ ستمبر ۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرما دیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ ستمبر ۴۰ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔ پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا کہ وصول فرمائیں۔

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں لیکن جب وی۔ پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جب کہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات سہ چند ہو گئی ہیں۔

(خاکسار مینیجر الفضل)

- ۱۲۰۷۵- خانزادہ امیر اللہ خان صاحب
- ۱۲۱۳۹- سید بشیر احمد صاحب
- ۱۲۱۷۲- محمد صادق صاحب
- ۱۲۱۸۳- ڈاکٹر عبد المجید صاحب
- ۱۲۱۸۵- چوہدری مہتاب الدین صاحب
- ۱۲۲۳۷- مستری غلام محمد صاحب
- ۱۲۳۶۹- ملک عطاء اللہ صاحب
- ۱۲۳۸۶- میاں عبد العزیز صاحب
- ۱۲۴۶۶- ڈاکٹر مدار بخش صاحب
- ۱۲۵۱۰- میاں محمد منیر خان صاحب
- ۱۲۵۲۹- چوہدری جان محمد صاحب
- ۱۲۵۳۷- ایم نور الدین صاحب
- ۱۲۵۵۰- عبد الحق صاحب
- ۱۲۵۹۰- محمد الدین صاحب
- ۱۲۶۴۵- مولوی عبد اللطیف صاحب
- ۱۲۶۵۱- ایم محمد اقبال صاحب
- ۱۲۶۸۸- محمد شفیع صاحب
- ۱۲۶۹۳- مرزا محمد حسین صاحب
- ۱۲۷۰۸- محمد علی صاحب
- ۱۲۷۲۱- محمد الدین صاحب
- ۱۲۷۲۶- شیخ عبد الحمید صاحب
- ۱۲۷۴۶- ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
- ۱۲۷۸۱- خواجہ محمد صدیق صاحب
- ۱۲۷۸۳- مرزا محمد صادق صاحب
- ۱۲۸۰۹- ڈاکٹر محمد الدین صاحب
- ۱۲۸۳۹- پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
- ۱۲۸۸۱- ڈاکٹر معراج الدین صاحب
- ۱۲۸۸۹- چوہدری چھجو خان صاحب
- ۱۲۹۵۵- ماسٹر اللہ بخش صاحب
- ۱۳۰۱۳- ایم نذیر الحق صاحب
- ۱۳۰۱۷- سعد اللہ خان صاحب
- ۱۳۰۶۰- قریشی احمد شفیع صاحب
- ۱۳۰۶۱- محمد رمضان صاحب
- ۱۳۰۲۲- خواجہ حافظ طیب اللہ صاحب
- ۱۴۱۰۹- ڈاکٹر غلام مصطفٰی صاحب
- ۱۴۱۷۴- کیپٹن ٹی- ڈی احمد
- ۱۴۱۷۹- چوہدری محمود احمد ناصر
- ۱۴۱۸۸- میجر ممتاز یار الدولہ صاحب
- ۱۴۱۸۹- امیر صاحب چکوڑی
- ۱۴۱۹۵- میاں عبد الحق صاحب
- ۱۴۱۹۷- مولوی کرم الٰہی صاحب
- ۱۴۲۵۲- ایم احمد صاحب
- ۱۴۲۶۳- سید محمد محسن شاہ صاحب
- ۱۴۳۲۵- مسٹر فیض الحق صاحب
- ۱۴۴۰۶- محمد عالم صاحب
- ۱۴۴۳۰- سید فیاض الدین صاحب
- ۱۴۴۳۷- مولوی قدرت اللہ صاحب
- ۱۴۴۳۹- ڈاکٹر فیض اللہ صاحب
- ۱۴۴۴۱- بابو رحمت اللہ صاحب
- ۱۴۴۵۷- سید عبد الغفار صاحب
- ۱۴۴۷۴- شریف احمد صاحب
- ۱۴۴۷۷- ماسٹر خیر الدین صاحب
- ۱۴۴۸۷- بشیر محمد صاحب
- ۱۴۵۹۶- میر شفاعت احمد صاحب
- ۱۴۶۲۵- نظیر بیگم صاحبہ
- ۱۴۶۲۷- عبد السلام صاحب
- ۱۴۶۵۷- چوہدری سردار احمد صاحب
- ۱۴۶۶۴- میاں غلام احمد صاحب
- ۱۴۶۶۵- خواجہ محمد اقبال صاحب
- ۱۴۶۶۶- چوہدری بشارت احمد صاحب
- ۱۴۶۷۰- سید احمد رضی اللہ صاحب
- ۱۴۶۸۴- عبد الحق صاحب
- ۱۴۶۸۵- چوہدری سردار احمد صاحب
- ۱۴۶۹۹- قاضی اللہ بخش صاحب
- ۱۴۷۳۴- چوہدری خوشی محمد صاحب
- ۱۴۷۳۶- غلام محمد صاحب
- ۱۴۷۴۵- غلام نبی صاحب
- ۱۴۷۵۵- چوہدری غلام رسول صاحب
- ۱۴۸۲۹- سید سلیم شاہ صاحب
- ۱۴۸۴۰- ہدایت علی شاہ صاحب
- ۱۴۸۵۱- قادر بخش خان صاحب
- ۱۴۸۷۲- ڈاکٹر فضل حق صاحب
- ۱۴۸۷۶- عبد الحمید صاحب
- ۱۴۸۸۱- ملک بہادر خان صاحب
- ۱۴۸۸۳- منشی محمد الدین صاحب
- ۱۴۸۸۸- چوہدری غلام احمد صاحب
- ۱۴۸۹۵- ایم موسیٰ رضا صاحب
- ۱۴۸۹۶- رشید احمد خان صاحب
- ۱۴۹۰۳- سید سعید احمد صاحب
- ۱۴۹۱۳- میاں محمد اسحٰق صاحب
- ۱۴۹۲۸- بابو غلام حیدر صاحب
- ۱۴۹۶۰- ایس- ایم عمر صاحب
- ۱۴۹۷۱- چوہدری میاں خان صاحب
- ۱۴۹۸۶- مسعود الرحمٰن صاحب
- ۱۴۹۸۷- محمد احمد صاحب
- ۱۴۹۸۸- شیخ علی صاحب
- ۱۴۹۹۶- محمد اشرف صاحب
- ۱۴۹۹۹- مولوی محمد علی صاحب
- ۱۵۰۰۴- چوہدری ظفر علی صاحب
- ۱۵۰۱۴- سکرٹری صاحب نو دلوا
- ۱۵۰۱۵- سید محمد حسین صاحب
- ۱۵۰۲۴- ڈاکٹر منیر احمد صاحب
- ۱۵۰۲۹- محمد شفیع صاحب
- ۱۵۰۵۰- ریحانہ صاحبہ بنت ظریف
- ۱۵۰۷۳- محمد منصور احمد صاحب
- ۱۵۰۸۳- حکیم شیر محمد صاحب
- ۱۵۰۹۸- سید محمد یوسف شاہ صاحب
- ۱۵۰۹۹- راجہ غلام محمد صاحب
- ۱۵۱۰۳- ملک میر احمد صاحب
- ۱۵۱۰۴- ایم عطاء اللہ خان صاحب
- ۱۵۱۱۴- سید بشیر احمد صاحب
- ۱۵۱۴۵- عبد المجید صاحب
- ۱۵۱۵۷- چوہدری رشید احمد خان صاحب
- ۱۵۱۶۸- شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۵۱۹۳- میر ضیاء اللہ صاحب
- ۱۵۱۹۷- مرزا محمد شریف بیگ صاحب
- ۱۵۱۹۸- چوہدری عبد المالک
- ۱۵۱۹۹- پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
- ۱۵۲۰۲- حکیم علی احمد صاحب
- ۱۵۲۰۳- شیخ بشیر صاحب
- ۱۵۲۳۰- سید رسول صاحب
- ۱۵۲۳۹- پیر محمد اکبر صاحب
- ۱۵۲۴۸- ملک ظفر الحق صاحب
- ۱۵۲۶۳- میاں سردار خان صاحب
- ۱۵۲۶۵- کے ایم گل صاحب
- ۱۵۲۶۹- ایچ حیدر صاحب
- ۱۵۲۷۲- صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
- ۱۵۲۷۷- محمود حسن خان صاحب
- ۱۵۲۷۹- بشارت احمد صاحب
- ۱۵۲۸۱- مولوی چراغ الدین صاحب
- ۱۵۲۸۲- محمد حنیف صاحب
- ۱۵۲۸۳- سید احمد زمان صاحب
- ۱۵۲۸۶- شجاع اللہ صاحب
- ۱۵۲۸۷- ملک عبد الحی صاحب
- ۱۵۲۸۹- بابو سراج الدین احمد صاحب
- ۱۵۲۹۴- مستری محمد عیسیٰ صاحب
- ۱۵۲۹۷- اہلیہ صاحبہ احمد صاحب ایم- اے
- ۱۵۲۹۹- بادشاہ عبد الوہاب صاحب
- ۱۵۳۰۱- عبد الرحمٰن صاحب
- ۱۵۳۰۲- محمد عبد اللہ صاحب
- ۱۵۳۰۴- صفدر جنگ صاحب
- ۱۵۳۰۷- غلام محمد صاحب
- ۱۵۳۱۵- شیخ مختار نبی صاحب
- ۱۵۳۲۰- اکبر محمود صاحب
- ۱۵۳۲۱- صوبیدار شیر دل صاحب
- ۱۵۳۲۴- میاں سعید احمد خان صاحب
- ۱۵۳۲۹- خواجہ تاج الدین صاحب
- ۱۵۳۳۶- ملک فضل الٰہی صاحب
- ۱۵۳۴۱- محمد ابراہیم صاحب
- ۱۵۳۴۷- چوہدری عنایت اللہ صاحب
- ۱۵۳۵۲- چوہدری عبد اللہ خان صاحب
- ۱۵۳۵۵- محمد کریم صاحب
- ۱۵۳۵۶- عبد الرحمٰن صاحب
- ۱۵۳۶۹- چوہدری نبھے خان صاحب
- ۱۵۳۷۲- علم الدین صاحب
- ۱۵۳۷۷- شیخ محمد احمد صاحب
- ۱۵۳۸۲- مولوی غلام رسول صاحب
- ۱۵۳۸۳- خواجہ حسین علی صاحب
- ۱۵۳۸۸- ایم- ایم شفیع صاحب
- ۱۵۳۹۰- مبارک احمد خان صاحب
- ۱۵۳۹۱- میاں خدا بخش صاحب
- ۱۵۳۹۳- چوہدری فیض احمد صاحب
- ۱۵۳۹۶- عبد الرحیم خان صاحب
- ۱۵۳۹۹- سید مقبول احمد صاحب
- ۱۵۴۰۰- منشی محمد سعید خان صاحب
- ۱۵۴۰۴- راجہ بشیر الدین احمد صاحب
- ۱۵۴۰۷- بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب
- ۱۵۴۰۹- ظہور احمد صاحب
- ۱۵۴۱۲- محمد ہاشم صاحب
- ۱۵۴۱۵- سید عبد الرشید صاحب
- ۱۵۴۱۶- منیر احمد صاحب
- ۱۵۴۱۹- چوہدری غلام حیدر صاحب
- ۱۵۴۲۰- محمد منیر احمد صاحب
- ۱۵۴۲۲- مولا بخش صاحب
- ۱۵۴۲۳- عبد الغنی صاحب
- ۱۵۴۲۴- محمد حسین صاحب
- ۱۵۴۲۶- عبد الرشید صاحب
- ۱۵۴۲۹- چوہدری نعمت اللہ صاحب
- ۱۵۴۳۰- ڈاکٹر خیر الدین صاحب - ۱۵۴۳۳- کرنل اوصاف علی صاحب - ۱۵۴۴۳- محمد فیروز دین صاحب - [illegible] - ۱۵۴۵۵- مرزا مبارک [illegible] صاحب

قائمقام انچارج چوکی پولیس قادیان کی قابل تعریف مساعی

چند یوم ہوئے مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان کے گھر محلہ دار الرحمت میں چوری ہو گئی جس میں کچھ نقدی۔ زیورات و پارچات کا نقصان ہوا۔ پولیس میں رپورٹ کی گئی۔ چند یوم سے سردار ہزارہ سنگھ صاحب سب انسپکٹر بطور قائمقام انچارج چوکی پولیس متعین ہیں سردار صاحب نے پوری جد و جہد و حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے چوری کا سراغ لگا لیا ہے اور اکثر مال بھی برآمد کر لیا ہے۔ جس کے لئے وہ قابل شکریہ ہیں۔ ابھی مزید معلومات کی توقع ہے اس سے قبل بھی چند دن سردار صاحب قادیان آئے۔ وہ ایسے سکھ مشتبہ زیر حراست کئے جن میں سے ایک کھونڈگل کے اسٹیشن کے قریب ریل گاڑی کو کھڑی کر کے ایک عورت کو اغوا کرنے والے واقعہ کے سلسلہ میں پولیس کو مطلوب تھا۔ (جنرل پریذیڈنٹ لوکل جماعت احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah